قسط ٢

مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب
مدرس دار العلوم حقانیہ

حقانیہ سے ازہر تک

حسبِ معمول مارچ ١٩٨٦ء کے مہینے میں احقر کے روزمرہ کے سلسلہ درس قرآن میں سورہ یوسف کا
ترجمہ و تفسیر شروع ہوئی۔ تو اس موقعہ پر استاد محترم حضرت شیخ القرآن مرحوم کے افادات کے مطابق خلاصہ
سورت پندرہ احوال یوسف علیہ السلام پر مشتمل کا اجمالی خاکہ مستحضر ہوا۔ جن میں سے پورے تیرہ احوال یعنی چاہ
کنعان سے رہائی کے بعد تجارتی قافلے سے لے کر آخری دم تک کے واقعات کا تعلق ارضِ مصر سے ہے۔ اگرچہ آج مصر
جاکر یہ آثار وہاں ڈھونڈنے سے بھی کم ملتے ہیں۔ اور نہ ان واقعات کا تعین آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر
بھی سورہ یوسف کے مطالعہ کے دوران قرآن اور انبیاء سے نسبت کے پیشِ نظر مصر کا ایک تاریخی، تصوراتی
اور جغرافیائی نقشہ ذہن میں ضرور آجاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاید کسی درس کے اختتام پر کہیں وطنِ یوسف (ارضِ مصر)
دیکھنے کے لئے شوقِ دید سے معمور اور رونور ذوق سے بھرپور آہ نکلی ہو ع

اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

کہ اچانک استاذ محترم حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق صاحب رکن مجلس الشیوخ (سینیٹ) پاکستان کے
توجہ دلانے پر وزارت مذہبی امور کی طرف سے یہ اطلاع آگئی

"حکومت پاکستان کی طرف سے" الازہر "میں سہ ماہی کورس (از یکم اپریل تا ٣٠ جون) کیلئے آپ کا عارضی انتخاب ہو
چکا ہے آپ پاکستانی انٹرنیشنل پاسپورٹ، قومی شناختی کارڈ، صحت سرٹیفکیٹ اور
پاسپورٹ سائز کی چند تصاویر تیار رکھیں۔ تاکہ وزارت ہذا کی طرف سے
شارٹ نوٹس پر آپ ان دستاویزات کو پہنچا سکیں (نیز واضح ہو) کہ قاہرہ کے لئے
روانگی کراچی سے ہوگی جس کی بنا پر آپ لوگوں کو کراچی تک جانا ذاتی خرچ پر ہوگا۔"

سفر کی تیاری

مطلوبہ کاغذات میں میرے پاسپورٹ کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے مجھے جدید پاسپورٹ

ارجنٹ بنوانا پڑا حسب اطلاع اس کی افتتاح چونکہ یکم اپریل سے تھی لیکن ۲۴ مارچ تک کسی قسم کی اطلاع نہ ہونے کے پیش نظر فطری طور پر ذہن میں کچھ شکوک اور شبہات پیدا ہونے لگے۔ کہ اچانک ۲۵ مارچ کو حسب وعدہ شارٹ نوٹس کے ذریعہ مطلوبہ کاغذات کے پہنچا دینے کی اطلاع بھی موصول ہوگئی۔

ٹکٹ کی ذمہ داری مصری حکومت کی تھی اس لئے کاغذات کی تکمیل کے بعد وزارت کی کوششوں اور مساعی جمیلہ سے سفارت جمہوریہ عربیہ مصر کے ذریعہ ٹکٹ بجائے کراچی کے اسلام آباد سے بنوا ئے گئے۔ ویزہ اور سیٹ کنفرم ہونے کے بعد ۳ اپریل کو دوبارہ ہمیں یہ اطلاع دے دی گئی کہ

"براہ کرم ۱۰ اپریل ۱۹۸۶ صبح ۱۱ بجے آپ وزارت ہذا میں بریفنگ اور قاہرہ کے لئے دستی سفری دستاویزات کی حصول کے لئے حاضر ہوں۔ اسی تاریخ کو رات سات بجکر پانچ منٹ پر آپ پی آئی اے کی پرواز کے ذریعے کراچی روانہ ہوں گے۔

دوسرے دن گیارہ بجکر پانچ منٹ آپ قاہرہ کے لئے بذریعہ EGYPT-AIR MS 871 کی پرواز سے روانہ ہوں گے۔"

حسب پروگرام ۱۰ اپریل کو جامعہ ازہر کے تربیتی کورس کے لئے احقر کی روانگی ہوئی۔ اسی روز جب احقر سفر مصر کے لئے اسلام آباد جا رہا تھا استاذی واستاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث اور جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق اسی روز اپنے سینکڑوں عقیدت مندوں کے ہمراہ مانسہرہ کے علماء کنونشن میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں حضرت شیخ الحدیث کی گاڑی ہمارے قریب سے گذری تو اسے احقر نے اپنے لئے نیک فال اور سعادت کا ذریعہ جانا۔ یہی وہ تاریخی دن ہے جب شریعت بل منوانے اور عملی نفاذ کی تحریک کے لئے سب سے پہلے مانسہرہ میں تین ہزار علماء نے قائد شریعت شیخ الحدیث مدظلہ کے دست حق پرست پر عملاً ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا اور بیعت کی۔

بہرحال ۱۰ اپریل کو تمام شرکاء اسلام آباد میں مرکزی وزارت مذہبی امور کے دفتر میں اکٹھے ہو گئے۔ وزارت موصوف نے مسلک اور صوبائی کوٹے کو مدنظر رکھ کر تنا سب سے انتخاب کیا تھا۔ اس لئے کسی کو بھی اپنے شریک سفر کا علم نہیں تھا۔ کہ وہ کون ہے ؟ کس مسلک اور کونسے شہر سے تعلق رکھتا ہے ؟

صرف چند ساتھیوں کے علاوہ اکثر ساتھی ہمسفر کی شناخت سے قاصر رہے۔ صوبہ سرحد سے تین افراد اس کورس میں شریک ہوئے۔ میرے سوا دوسرے دونوں علماء کرام کا تعلق پشاور شہر سے تھا جن میں ایک پشاور کے معروف اور ممتاز قاری فیاض الرحمٰن صاحب العلوی تھے۔ اور دوسرے ہمارے حقانی برادری کے ایک ہم مشرب مولانا یعقوب القاسمی صاحب رہے۔ ٹھیک گیارہ بجے جملہ شرکاء سفر کو وزارت مذہبی امور کے جائنٹ سیکرٹری

جناب راؤ افضل اختر صاحب کے دفتر میں بلایا گیا۔ راؤ افضل صاحب بڑے مزاج شناس شخصیت معلوم ہوئے اپنے دفتر میں مختلف مکاتب فکر کے ان علماء کو دیکھ کر جو ضرورت انہوں نے محسوس کی۔ یقیناً وہ موقعہ اور وقت سے مناسب تھی۔ اگرچہ یہ علماء کرام خود ان امور سے اچھی طرح واقف تھے لیکن راؤ صاحب نے وقت کی ضرورت جان کر علماء کرام کو بطور یاددہانی کے اتحاد و اتفاق کی فضا برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ علاوہ ازیں کسی غیر ملک میں بطور مہمان ہونے کے جن رسوم و آداب کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ راؤ صاحب نے اس پر خوب روشنی ڈالی۔ بیس پچیس منٹ تک تقریر کرنے کے بعد تمام شرکا نے راؤ صاحب کی تائید کی۔

مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ تائید صرف سیاسی نعرے کے مترادف تھی۔ جو صرف محفل کی رونق تک رہی۔ سفر میں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ بہت کم کیا گیا۔ مجھے سخت افسوس اس وقت ہوا کہ جب قاہرہ ایئرپورٹ پر نماز ظہر کے لیے ہم نے تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرؤف صاحب کو آگے کیا ہم لوگوں نے ان کی اقتدار کی۔ تو ہمارے ایک سینیئر ریش رفیق سفر نے صف میں کھڑے ہو کر جماعت کے بجائے انفرادی نماز پڑھنے لگے۔ رفیق موصوف کے اس عمل کو مصری لوگ تعجب سے دیکھنے لگے۔

قرب و جوار میں مصری، یا غیر ملکی مسافروں نے حلیہ اور لباس، مذہب اور عقیدہ، ایک ہونے کے باوجود خدا جانے اس انتشار اور اختلافی کیفیت سے کیا نتائج اخذ کئے ہوں گے۔ بہرحال یہ مصیبت تمام سفر میں ساتھ رہی۔ کہ وفد کے تمام اراکین کی پاکستانی امام کے پیچھے اقتدار کرنے میں کبھی متفق نہ ہوئے۔ اگرچہ مصری امام کے حلیہ، عقیدہ، اور مذہب کے لحاظ سے الگ ہونے کے باوجود بھی اس کی اقتدا میں شریک دیکھے گئے۔ لیکن خود اپنے درمیان میں اس اتفاق کو شاید گروہی تعصب مذہبی جتھہ بندی کی نام نہاد غیرت نے گوارا نہیں کیا۔

بہرحال راؤ صاحب کے بیان کے بعد قافلہ کے امیر اور اس کے نائب کا انتخاب ہوا غیر ملکی اسفار میں تجربہ خداداد قابلیت اور اہم منصب پر فائز ہونے کی وجہ سے حضرت مولانا علی اصغر صاحب خطیب صوبہ پنجاب کو امیر منتخب کیا گیا۔ جب کہ فیصل آباد سے حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب کو نائب امیر مقرر کیا گیا۔

پاسپورٹ اور ٹکٹ کی وصولی کے بعد کرنسی کے لئے ہم نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کا چکر لگایا۔ لیکن دفتری وقت ختم ہونے کی وجہ سے ہم مذکورہ بنک سے کرنسی کے سلسلہ میں مایوس ہو گئے۔ تاہم "امریکن ایکسپریس" سے کرنسی کا مسئلہ حل ہوا۔ چنانچہ شام کی پرواز کے ذریعے ہم اسلام آباد سے کراچی پہنچے کراچی پہنچنے پر چونکہ اجتماعی طور پر رہنے کا کوئی خاص پروگرام نہیں تھا۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے لئے خود ذاتی طور پر انتظام کرنا پڑا۔ پیشگی اطلاع کی وجہ سے میرا عم زاد بھتیجا برخوردار قاری شمس الحق صاحب بمعہ چند دیگر اقرباء کے گاڑی لے کر ایئرپورٹ پر انتظار میں تھے۔ لہذا پہنچتے ہی انہیں گھر پہنچایا۔ رات آرام سے گذاری۔ صبح ۹ بجے دوبارہ کراچی

ایرپورٹ پہ شہر کا وفد مصر جمع ہو گئے۔

اگرچہ جہاز کی روانگی کا ٹائم ۱۱ بجکر پانچ منٹ تھا لیکن انتظامی امور کی تیاری کی وجہ سے جہاز آدھ گھنٹہ تاخیر سے روانہ ہوا۔ راستہ میں دوبئی میں ایک گھنٹہ جہاز ٹھہرا۔ کچھ سواریاں دوبئی اتر گئیں جب کہ دیگر کچھ سواریاں مصر اور لندن کے لئے دوبئی سے اس جہاز میں بیٹھ گئیں۔ مصری ٹائم کے مطابق دن کے ساڑھے تین بجے (پاکستانی ٹائم کے مطابق ساڑھے چھ بجے) جہاز مصر کے ہوائی مستقر کے ارد گرد گھومنے لگا چند منٹ بعد مصر کی زمین پہ اترنے کی خوشخبری عربی اور انگریزی میں سنائی گئی۔

مصر کے بارے میں | کرہ ارض پر سرزمین مصر کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار کیا گیا ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ مکہ معظمہ کی طرح مصر کا تذکرہ بھی قرآن مجید میں اشارۃً نہیں بلکہ صراحۃً اسم علم سے کیا گیا۔ یہ مصر ہے جس کے فرماں روا کو قرآن مجید نے "عزیز" کا لقب دے کر " یا ایہا العزیز " سے اس کا تذکرہ کیا۔

ام اسمٰعیل حضرت ہاجرہ کے وطن ہونے کی وجہ سے ننھیال کا رشتہ بھی اس ملک میں قائم رہا۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ کا تعلق بھی ارض مصر سے رہا۔

وجہ تسمیہ مصر | دن رات ممالک اور علاقوں کے اسماء میں تغیر اور تبدل روزمرہ معمول بن چکا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد پرانے نام سے کسی جگہ یا کسی ملک کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے لیکن مصر اس سے محفوظ رہا کیونکہ مصر کی وجہ تسمیہ متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی نسبت آدم ثانی کے بیٹے حام بن نوح کے پوتے کی طرف ہے جس کا سلسلہ یوں ہے۔

مصر بن مصرایم بن حام بن نوح (معجم البلدان ج ۱ ص ۱۳۷)

مصر کی جغرافیائی حیثیت | یہ ملک براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اس ملک کو ایک طرف افریقہ کے علاقے میں واقع ہونے کی حیثیت سے افریقی ملک ہونے کی حیثیت حاصل ہے لیکن دوسری طرف عرب سے لسانیت کے پائیدار اور مضبوط رشتہ میں منسلک ہے۔

جس کی بنا پر عرب ثقافت میں کافی دخل رکھتا ہے۔

۱۹۷۱ء کی رپورٹ کے مطابق مصر کا رقبہ تین لاکھ چھیاسی ہزار ایک سو اٹھانوے (۳۸۶۱۹۸) مربع میل ہے دو جانب سے اس کی سرحدیں لیبیا اور سوڈان سے ملتی ہیں سینا کے علاقے میں اردن اور فلسطین کی حدود سے ملنے کے علاوہ باقی حصہ بحر احمر اور بحر ابیض نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

مصر تاریخ اسلام میں | حضرت عمرو بن العاص کا تعلق زمانہ جاہلیت سے مصر سے قائم تھا۔ آپ کا عطر اور

چمڑے کی تجارت کے سلسلہ میں مصر آنا جانا رہتا۔ آپ مصر کے طرز حیات، ادب و ثقافت اور زمین کی خصوصیات کے واقف تھے۔ آپ جانتے تھے کہ مصر پر ہم کیسے قبضہ کر سکتے ہیں؟ وسیع تجربہ کی بنا پر آپ کو معلوم تھا کہ مصر کی فتح سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوگا؟ اسی جذبہ کے پیش نظر آپ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے درج ذیل الفاظ سے مصر پر حملہ کرنے کے لئے اجازت مانگتے ہیں۔

یا امیر المؤمنین ائذن لی فی المسیر الی مصر فانک ان

فتحها کانت قوة للمسلمین وعونا لهم وهی اکثر الارضین اموالاً

(معجم البلدان ج ۴ ص ۲۶۲)

اے امیر المؤمنین آپ مجھے مصر جانے (یعنی حملہ کرنے) کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ زمین نصیب کی تو مسلمانوں کے لئے ایک قوت اور ایک طاقت رہے گی۔ اور یہ کرہ ارض پر مالدار قطعہ ہے۔

حضرت عمرو بن العاص کی ولولہ انگیز اور انقلابی تقریر کے باوجود خلیفہ وقت خاموش رہے حملہ کی اجازت دینے پر آمادہ نہ ہوئے لیکن مشیت ایزدی سے حضرت عمرو بن العاص کی قسمت میں "فاتح مصر" کا ہونا لکھا ہوا تھا۔ اسی لئے آپ اس دلی تمنا اور آرزو کی تکمیل کے بغیر کیسے رہ سکتے چنانچہ بار بار آپ اس خواہش کا اظہار کرتے رہے آخر کار منوا کر اجازت لینے میں کامیاب ہوگئے۔

روایات کے مطابق امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب نے چار ہزار اور بعض روایات کے مطابق ساڑھے تین ہزار سرفروشان اسلام کے ایک جرار لشکر کے ساتھ حضرت عمرو بن العاص کو مصر کی مہم کے لئے روانہ کیا۔ ابتدائی مراحل سے کامیابی سے گزرنے کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے امیر المؤمنین سے مزید امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے دوسری دفعہ بارہ ہزار مجاہدین کا ایک تازہ دم لشکر امداد کے لئے روانہ فرمایا۔ گویا مصر کی اس مہم میں ساڑھے پندرہ یا سولہ ہزار مجاہدین شریک ہوئے۔

فتح مصر صحابہ کرام اور تابعین کی محنتوں اور کاوشوں کی ایک یادگار ہے۔ اس مہم میں شریک ہونے والے اکابر صحابہ میں چار کے نام ذکر کئے جاتے ہیں جن میں زبیر بن العوامؓ، مقداد بن الاسودؓ، عبادہ بن صامتؓ، مسلمہ بن مخلدؓ یا خارجہ بن حذافہؓ شامل ہیں۔

مسلمانوں کا یہ عظیم لشکر جب رومیوں کے مقابلہ میں نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوا کود پڑا تو ان کا ہر اقدام اہل صلیب کے لئے موت ثابت ہوئی۔

وہ زمین جو کبھی دعوت یوسفؑ و موسیٰؑ سے آباد تھی پھر کچھ مدت کے لئے تثلیث اور کفارہ جیسے لایعنی

عقائد کے لئے آماجگاہ بنی۔ وہ زمین جس پر انسان کی پیدائش کے متعلق معصومیت کا تصور قائم تھا۔ وہی زمین عیسائیت کی وجہ سے انسان کے پیدائشی عاصی کے نظریہ سے خراب ہوئی۔ صحابہ کرام کے فاتحانہ انداز میں داخل ہونے کی وجہ سے اس ارض مصر کو وہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ مل گئی۔ تاریخی روایات سے ثابت ہے۔ کہ مصر کی فتح ۲۰ھ محرم الحرام کے یکم جمعہ کے مبارک دن ہوئی۔ گویا بیسویں ہجری سے مصر کی اسلامی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ اور پھر مصر کی تاریخ میں انمٹ نشانات بنا کر سنہری واقعات پر حاوی ہوتا ہے۔ الفسطاط کی بنیاد صحابہ کرامؓ کی مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ جس کی نشاندہی جامع عمرو بن العاص سے ہوتی ہے۔

ایر پورٹ کے مراحل قاہرہ ایر پورٹ پر اترنے کے بعد ایک دروازہ پر "لل اجانب" (غیر ملکیوں) کے جملے نے ایک جہاز کے مسافروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ گیٹ سے گزر کر زیر زمین احاطہ میں جانا ہوا۔ مصری کارندے بڑی چستی سے محو عمل تھے۔ ہمارے اس وفد پر نظر ڈالتے ہوئے ارد گرد کے ڈیوٹی پر مقرر حضرات انگشت بدنداں رہ گئے۔ اور گھور گھور کر ہمیں دیکھنے لگے۔

یہ حیرانگی کسی رنگ و لباس کی وجہ سے غالباً نہ تھی اور نہ لسانیت کی امتیاز نے ان کو حیران کیا بلکہ جس چیز نے ان کو ورطہ حیرت میں ڈالا تھا وہ جملہ اراکین کا باریش ہونا تھا۔ کیونکہ بحمد اللہ ہمارے اس وفد میں کوئی قاطع اللحیہ اور نہ کوئی حالق تھا جب کہ خود مصریوں میں صاحب لحیہ حضرات کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔

کسی غیر ملکی ایر پورٹ سے نکلنا مسافر کے لئے ایک مشکل ترین مسئلہ ہوتا ہے۔ ایک شخص جو کسی ملک کے دستور اور مراسم گذرت نا واقف نہ ہو وہ کیسے یہ زعم کر سکتا ہے کہ میں آسانی سے یہ مراحل طے کروں گا۔ لیکن مطار پر سفارت کے نمائندے کی موجودگی کی وجہ سے ہمارے یہ تمام مراحل الحمد للہ بہت آسانی سے طے ہوئے نماز پڑھنے کے بعد چند منٹ انتظار کرکے جب ہمیں پاسپورٹ ضروری کارروائی کے بعد واپس ہوئے تو ایر پورٹ سے نکلتے ہی سفارت خانے کا تھرڈ سیکرٹری جناب طارق اقبال بھٹ اور جامعہ ازہر کی طرف سے شیخ الازہر کے دفتر کا ایک افسر استاد عبد المنعم صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ علیک سلیک کے بعد جامعہ ازہر کی بس میں ننز کا روفد بیٹھ کر قاہرہ کی وسیع اور کشادہ سڑکوں سے گذرنے لگے۔

قاہرہ کا اجمالی تعارف قاہرہ ملک مصر کا پایہ تخت ہے۔ عام استعمال میں "قاہرہ" اور انگریزی میں "CAIRO" کاہرو کے تلفظ سے مشہور ہے۔ خود مصریوں کے ہاں دار الخلافہ کا تعارف قاہرہ سے نہیں بلکہ مصر سے ہے۔ یعنی مصری مصر بول کر قاہرہ کا یہ خوبصورت شہر مراد لیتے ہیں۔

قاہرہ کی بنیاد فاطمین کے دور میں "خلیفۃ المعز" کے نامور سپہ سالار "جوہر" کی ہاتھوں سے رکھی گئی کہا جاتا ہے کہ ۱۱ شعبان ۳۵۸ھ مطابق یکم جولائی ۹۶۹ء کو فاطمین کا یہ جوہر نامی سپہ سالار معمولی مزاحمت

سے الفسطاط میں داخل ہوا۔ ایک ہفتہ کی قلیل مدت میں یعنی ۸ شعبان بمطابق ۹ جولائی کے جوہر نے تمام فوج کو جمع
کرکے ایک نئے شہر کی آبادی کا حکم دے دیا۔ شہر کے افتتاح میں وقت اور مقام کے تعین کے لئے کافی احتیاط
سے کام لیا گیا۔ نجومیوں سے خصوصی معلومات لے کر ایک خاص رقبے پر اس شہر کو بسایا گیا
اہمیت کی یہ حالت تھی کہ اس وقت خلیفہ بنفس نفیس کچھ ضروری مشوروں کے لئے حاضر ہوا جس کی بنا پر
اس شہر کا نام بھی "القاہرۃ المعزیہ" رکھا گیا۔ ممکن ہے کہ خلیفہ کے زیادہ دلچسپی کی وجہ سے یہ نسبت خلیفہ وقت کی
طرف کی گئی ہو۔ اگرچہ ابتداء میں یہ شہر فسطاط سے کافی دور آباد کیا گیا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ شہر ترقی کرکے وسعت
کی وجہ سے فسطاط تک بڑھ گیا۔

قاہرہ خود قدیم اور جدید تاریخی واقعات کا حامل ہے قاہرہ کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں آپ کو مسلمانوں کی
رفتہ عظمتیں حمیت اور بہادری کے آثار ملیں گے قدیم طرز تعمیر کے علاوہ جدید دور کی فلک بوس عمارتیں وسیع اور کشادہ شوارع
تفریحی مقامات اور باغیچوں سے آپ کو قاہرہ معمور نظر آئے گا۔ جوہر کے وقت میں اس شہر کے اردگرد خشتی فصیل تھی لیکن
لیکن صلاح الدین ایوبی کے دور میں اس خشتی فصیل کو گرا کر شہر کو وسعت دینے کے بعد دوبارہ تعمیر کی شہری پناہ گاہ
تعمیر کی گئی۔ "قلعہ محمد علی" سے چند قدم آگے جیزہ اور روضہ کی جانب جاتے ہوئے اس تعمیر کی فصیل کے آثار اور
نشانات مل جاتے ہیں۔ اگرچہ امتداد زمانہ اور مناسب حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے اس فصیل کی حالت ناگفتہ بہ
ہے۔ لیکن پھر بھی پرانی یادوں کا ایک نمونہ ہے۔ موجودہ وقت میں آثار قدیمہ کی حفاظت کرنے والوں کی توجہات
سے بعض مقامات پر مرمت کرنے والے بھی دیکھے گئے۔ قاہرہ نے نشیب و فراز کے دور سے گزر کر باری باری
ہر ایک نے اپنے ہاں پناہ دے دی۔ یہاں تک کہ نپولین کو بھی کچھ وقت کے لئے یہاں مزے اڑانے پڑے۔
قاہرہ کو کسی بھی دور میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ دن بدن شہری خوبصورتی اور طرز تعمیر میں اضافہ ہو رہا
ہے آج کل تو دنیا عرب کے لئے اہم ترین علمی دینی اور سیاسی پناہ گاہ ہے۔
آج سے ۸ سال قبل یعنی ۱۹۷۰ء کی ایک رپورٹ کے مطابق قاہرہ میں آثار قدیمہ، اسلامی فنون
اور تاریخ کے بائیس عجائب گھر (متحف) رہے۔ دس ہزار کے لگ بھگ چھوٹے بڑے کارخانوں میں ملکی ضروریات
کو پورا کرنے کے لئے ۴۴۰ قسم کی مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔
علمی مرکز ہونے کی یہ حالت ہے کہ بڑی بڑی تین یونیورسٹیاں یعنی جامعۃ القاہرہ، جامعہ عین الشمس
اور جامعہ ازہر علمی خدمات میں مصروف ہیں۔

(جاری ہے)

نوٹس برائے نیلامی

ایجنسی ایڈمنسٹریٹر افغان مہاجرین ساؤتھ وزیرستان ایجنسی وانا میں بتاریخ ۱۶ نومبر مندرجہ ذیل اشیاء کی نیلامی ہوگی

۱۔ ۱۔ خالی بوری بڑی سائز گندم ۵۱۰۴۱ عدد

۲۔ خالی بوری چھوٹی سائز چینی والی ۹۱۴ "

۳۔ خالی ڈرم سادہ بڑا سائز ۹ "

۴۔ خالی ڈرم بڑا سائز (کینیڈین) ۱۹ "

۵۔ خالی ڈرم چھوٹی سائز ۹۱۰ "

۲۔ ٹینڈر دینے والے حضرات اپنے ریٹ بند لفافے میں بذریعہ رجسٹری دفتر ہذا کو روانہ کرے گا۔

۳۔ نیلامی کے ٹینڈر صبح دس بجے تک مورخہ ۱۵ نومبر کو پہنچ جانے چاہیئں۔ دفتر A P A وانہ کے پتہ پر)

۴۔ لفافہ کے اوپر صاف الفاظ میں لکھنا ہوگا۔ "ٹینڈر برائے نیلامی"

۵۔ ٹینڈر مورخہ ۱۶ نومبر کو بوقت ۱۱ بجے کھولے جائیں گے۔ اور سب سے زیادہ بولی دینے والے کی ٹینڈر منظور کئے جائیں گے۔

۶۔ کامیاب ٹینڈر دینے والے کو کل قیمت کا چوتھائی حصہ موقعہ پر ادا کرنا ہوگا۔ اور سامان نیلامی کمشنر صاحب افغان مہاجرین پشاور کی منظوری ملنے پر دیا جائے گا۔

۷۔ منظوری ملنے پر بقایا تین چوتھائی رقم ادا کر کے سامان ایک ہفتہ کے اندر اندر اٹھایا جائے گا۔ بصورت دیگر ایک چوتھائی رقم بحق سرکار ضبط کی جائے گی۔ اور اس کے کسی بھی عذر یا قانونی جواز قابل قبول نہ ہوگا۔

۸۔ مبلغ /۵۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت ٹنڈر کے ہمراہ داخل کرنا ہوگا۔

نوٹ :۔ اگر کوئی صاحب سامانِ نیلامی دیکھنا چاہیں یا دیگر معلومات حاصل کرنا چاہیں تو مورخہ ۱۴/۱۵ نومبر سے قبل "مین آفس افغان مہاجرین وانا" سے رابطہ قائم کریں۔ ٹنڈر ذیل پتہ پر بھیجیں۔

جناب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب ساؤتھ وزیرستان ایجنسی وانہ۔

بحکم ایجنسی ایڈمنسٹریٹر صاحب افغان مہاجرین

ساؤتھ وزیرستان ایجنسی وانہ

PID(P) 1037/85/0/16